www.ShianeAli.com

اُن کے پڑسے کی مری جان ضرورت کیا ہے یہ بتلاؤ مگر تم کو اذیت کیسی ہے	۲۲	میں بھی قربان ہوں بچوں کی حقیقت کیا ہے کسی پہلو تمہیں راحت نہیں کلفت کیا ہے
ٹیپ		غم تمہارا دل بیتاب کو تڑپاتا ہے پشت پر ہاتھ ہر اک بار یہ کیوں جاتا ہے
پشت دیکھی تو کہا ہائے یہ کیا اے سجادؑ یہ تن زار یہ دُرّوں کی جفا اے سجادؑ	۲۳	یہ مرض اور یہ صدمے یہ بلا اے سجادؑ تم نے کیا صبر کیا ہے بخدا اے سجادؑ
ٹیپ		عرض کی اور بھی اک زخم عیاں ہے عموّ طوق آہن کا گلے میں بھی نشاں ہے عموّ
وہ گلا چوم کے بولے کہ میں قرباں سجادؑ یہ کڑی جھیل نہ سکتے شہ مرداں سجادؑ	۲۴	فخر یوسفؑ و وقار مہ کنعاں سجادؑ مگر اک فکر غضب کی ہے مری جاں سجادؑ
ٹیپ		گرچہ گھر لٹ گیا کس کس کی شہادت ہوئی پر نبی زادیوں کی کوئی بھی ذلت نہ ہوئی
رو کے چلائے کہ جب شاہ پہ تلوار پھری ننگے سر آلِ پیمبرؐ سر بازار پھری	۲۵	ہائے ہم سے نظر چرخ ستمگار پھری بال بکھرائے ہوئے زینبؑ ناچار پھری
مرثیہ		یہ غضب سُن کے نہ سنبھلا گیا تھرّا کے گرے شوہر بنتِ علیؑ خاک پہ غش کھا کے گرے

مرثیہ نمبر ۹۱/۱۴

تنہا شب فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغراؑ	۱	دن آمد اکبرؑ کے گنا کرتی تھی صغراؑ زہراؑ کی لحد سے یہ کہا کرتی تھی صغراؑ
		بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

Presented by www.ziaraat.com

۲

طول شب فرقت سے میں گھبراتی ہوں دادی
ہمسائیوں کو ڈر کے میں چلاتی ہوں دادی
گھر دیکھ کے سنسان ڈری جاتی ہوں دادی
غمخوار کوئی اپنا نہیں پاتی ہوں دادی
ہمجولیوں کی گھر سے صدا بھی نہیں آتی
بابا بھی نہیں آتے قضا بھی نہیں آتی

۳

اس طرح سے اب راوی صادق نے ہے لکھا
پردیسیوں کا نامہ و پیغام نہ پہنچا
تشویش میں سب چاند محرم کا بھی گذرا
اک لڑکی نے اک روز کہا آکے کہ صغرا
کیا روتی ہے دل شاد ہو بابا ترا آیا
اے فاطمۂ بیمار مسیحا ترا آیا

۴

صغرا نے سنا مژدہ جو ہیں یہ پدر آئے
سجدہ کیا بولی مرے ارمان بر آئے
لب کھل گئے شادی سے اور آنسو نکل آئے
پھر پوچھا کہاں تک شہ جن و بشر آئے
ہے خیر رفیقان شہ عرش نشیں کی
کچھ دھوم سے آتی ہے سواری شہ دیں کی

۵

کب ہوئیگا داخل یہاں فرزند ید اللہ
وہ لڑکی لگی کہنے کہ بنت شہ ذیجاہ
ہیں اکبر و عباس بھی ہمراہ شہنشاہ
جو ساتھ سدھارے تھے وہ سب ہوینگے ہمراہ
عرصہ نہیں اب کچھ بھی حسین آتے ہیں صغرا
لینے کے لئے اہل وطن جاتے ہیں صغرا

۶

ام سلمہ ہنستی ہوئی آئیں پھر اس جا
اب تو مرے کہنے کا یقیں تم کو پڑے گا
بولیں کہ حسین آئے مبارک تمہیں صغرا
میں تم سے نہ کہتی تھی کہ آتے شہ والا
جاں اپنی عبث تم نے یہاں ڈالی تھی غم میں
اب تم میں نہیں اٹھنے کی طاقت ہے کہ ہم میں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۷
پھر بازوؤں کو تھام کے بیکس کو اٹھایا
بیمار کو دروازہ پہ لے جا کے بٹھایا
اور مادرِ عباسؑ کو بھی پاس بلایا
صغراؑ کو مدینہ میں طلاطم نظر آیا
دیکھا کہ بہم کوچوں میں سب چھوٹے بڑے ہیں
سب آمدِ شبیرؑ کے مشتاق کھڑے ہیں

۸
اک غول ہوا دور سے ناگاہ نمودار
اس غول کے حلقے میں بشیرِ جگر افگار
تھی جس میں صداہائے حسینا کی ہر اک بار
یہ مرثیہ پڑھتا ہوا آتا ہے یہ تکرار
اے اہل وطن چین سے کیا بیٹھے ہو گھر میں
گھر لٹ گیا احمدؐ کے نواسے کا سفر میں

۹
اس حادثہ کے سنتے ہی غش ہو گئی صغراؑ
ام سلمہ بولیں کہ یہ قہر ہوا کیا
اور مادرِ عباسؑ کا دل سینہ میں کانپا
سب لوگ لگے ہاتھوں سے سر پیٹنے اپنا
حسرت سے کوئی پشت بدیوار کھڑا تھا
ہر کوچہ میں اک ایک یہ بیہوش پڑا تھا

۱۰
ظاہر تھے مدینہ میں تو یہ حشر کے آثار
غل پڑ گیا لو آئی ہے وہ عترتِ اطہار
جو حادثے ہوئے آل پیمبر کے نمودار
وہ اونٹ پہ سجادؑ بھی سر ننگے ہے اسوار
وہ زین ڈھلا گھوڑا ہے فرزندِ نبیؐ کا
دیکھو وہ علم آتا ہے عباسؑ علی کا

۱۱
اک اونٹ عماری کا ہوا آ کے نمودار
انبوہ خلائق جو سوا ہوتا تھا ہر بار
تھے جس کی مہار آپ لئے عابدؑ بیمار
سجادؑ حزیں کرتے تھے اک ایک سے گفتار
اس اونٹ سے مل کر نہ چلو بے ادبی ہے
یہ اشتر بانوئے حسینؑ ابن علیؑ ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۲
ناگہ شتربانوئے مغموم گیا تھم
اس بھیڑ کو سرکا وُکر رُکتا ہے مرا دم
سجادؑ کو محمل سے پکاری وہ بصد غم
روضہ پہ محمدؐ کے مجھے لے چلو اس دم

کیا وجہ سواری مری اس جا جو کھڑی ہے
بولا کوئی صغراؑ یہاں بیہوش پڑی ہے

۱۳
بانو نے کہا لوگو مرا اونٹ بٹھا دو
دل ڈھونڈ رہا ہے مرا صغراؑ کو دکھا دو
بچھڑی ہوئی بیٹی کو گلے میرے لگا دو
عابدؑ تمہیں پردہ مرے محمل کا اٹھا دو

میں سنتی ہوں آواز مجھے دیتی ہے صغراؑ
تم کہدو بلائیں تری ماں لیتی ہے صغراؑ

۱۴
القصہ شتربانوں نے واں اونٹ بٹھائے
بانو جو اترنے لگیں گردن کو جھکائے
اور محمل و ہودج سر دروازہ لگائے
سجادؑ پکارے نہ یہاں اب کوئی آئے

بیوہ شہ بیکس کی اترتی ہے محبّو
مادر علی اکبرؑ کی اترتی ہے محبّو

۱۵
کچھ عورتیں روتی ہوئی واں آئیں کھلے سر
دل بانوؑ کا بھر آیا لگی کہنے یہ رو کر
اور واسطے پردے لگیں روکنے چادر
جس سے مرا پردہ تھا چلا اُس پہ تو خنجر

بیوارثی ہوں بیوہ و مغموم و حزیں ہوں
پردہ نہ کرو پڑے کے قابل میں نہیں ہوں

۱۶
زینبؑ کے اترنے کی بھی پھر آئی جو باری
اے بھائی کہاں ہو میں تمہارے گئی واری
منہ اپنا سوئے کرب و بلا کر کے پکاری
تم آ کے اُتارو تو بہن اُترے تمہاری

ہو دور مگر صاحب اعجاز بڑے ہو
آ دیکھو یہاں روک کے چادر کو کھڑے ہو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۷
سر پیٹتی اتری ست مظلوم کی خواہر / داخل ہوئے سب اہلِحرم گھر میں کھلے سر
فضہ نے کیا فرش سیہ با دلِ مضطر / سر ننگے حرم بیٹھ گئے آ کے برابر
اس فرش پہ تو قافلہ اہلِ عزا تھا
اور سامنے لوٹا ہوا اسباب رکھا تھا

مرثیہ نمبر ۹۲

۱
جب دخترِ خاتون قیامت ہوئی پیدا / اور شمعِ شبستانِ ہدایت ہوئی پیدا
شرح کتبِ عفت و عصمت ہوئی پیدا / پیدا ہوئی پر بہرِ مصیبت ہوئی پیدا
پیدائشِ زینبؑ کی خوشی فوت ہوئی تھی
سامانِ ولادت تھا دیا موت ہوئی تھی

۲
طفلی سے بجز صوم و صلوٰۃ اور نہ تھا کام / زینبؑ کی عبادت پہ ہیں شاہد سحر و شام
لکھا ہے کہ اک صبح وہ معصومہ خوش انجام / مشغول تھی قرآں کی تلاوت میں لبِ بام
دل حق کی طرف حرفوں پہ قرآں کے نظر تھی
چادر جو گری سر سے تو اصلاً نہ خبر تھی

۳
اللہ رے پاسِ ادبِ دخترِ زہراؑ / گو صبح تھی پر چشم نہ خورشید نے کی وا
زینبؑ نے تلاوت کو دیا طول بہت سا / دن دوپہر آیا پہ ہوا مہر نہ پیدا
روپوشیٔ خورشید کا باعث تو کھلا تھا
بے پردہ رخِ شمعِ شبستانِ حیا تھا

۴
مسجد میں نبیؐ کے ہوئے اصحاب فراہم / ہر ایک کا منہ فق تھا بسانِ سحر اُس دم
کی عرض محمدؐ سے کہ اے سرورِ عالم / کچھ کیجئے تدبیر کہ مرتے ہیں بس اب ہم
ہنگامِ زوال آتا ہے کب نکلے گا خورشید
کیا حشر ہوا نیزے پہ اب آئے گا خورشید

Presented by www.ziaraat.com